© rasailojaraid.com

استفتاء

جہادِ افغانستان کی شرعی حیثیت

افغانستان کی موجودہ جنگ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ کیا واقعۃً یہ جہاد ہے اور اگر یہ جہاد ہے تو مجاہدین کے ہاتھوں لڑائی کے دوران افغانستان میں ٹھہرے ہوئے مسلمان اگر قتل ہو جائیں تو شرعاً اس کا حکم کیا ہے؟

حافظ نور الہادی محب بانڈہ مردان

الجواب:۔ افغانستان کا موجودہ جہاد بلا شک و شبہ شرعی جہاد ہے۔ جب کافر مملکت اسلامیہ کے کسی ایک سرحد پر حملہ آور ہوتا ہے تو الاقرب فالاقرب کے حکم کے مطابق جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ اور روس تو تمام افغانستان پر حملہ آور اور قابض ہوا ہے۔ تو افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کیونکر شرعی اور فرض نہ ہوگا۔

لہٰذا افغانستان کا جہاد شرعی اور الاقرب فالاقرب کے حکم کے مطابق فرض عین ہے۔ اور اس میں شرکت باعث ثواب ہے۔

رد المحتار ص ۲۲۴ ج ۳ میں ہے۔ وفرض عین ان ہجموا علی ثغر من ثغور الاسلام فیصیر فرض عین علی من قرب منہم وہم یقدرون علی الجہاد ونقل صاحب النہایہ عن الذخیرہ ان الجہاد اذا جاء النفیر الی قولہ فانہ یفترض علی من یلیہم فرض عین کالصلوٰۃ والصوم لا یسعہم ترکہ ثم وثم الی ان یفترض علی جمیع اہل الاسلام شرقاً وغرباً الخ

اگر مجاہدین کے حملہ علی الکفار میں کوئی مسلمان بلا قصد کے قتل ہو جائے تو کوئی وبال نہیں ہے۔

فتاویٰ عالمگیریہ ص ۱۹۴ ج ۲ میں ہے:۔

ولا بأس برمیہم وان کان فیہم مسلم اسیر او تاجر وان تترسوا بصبیان المسلمین او بالاساری لم یکفوا عن رمیہم ویقصدون بالرمی الکفار وما اصابوہ منہم لا دیۃ علیہم ولا کفارۃ۔

مولانا سیف اللہ حقانی
مفتی دار العلوم حقانیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com